

جو حضرت خلیفۃ المسیح اربعہ المومنین سید الوالدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحب خیرادہ صاحب میرزا بشیر الدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا أَمَانِي أَنْفُسِهِمْ ط

مثبتیک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک اس قوم اپنی حالت کو نہ کرے۔

Digitized by Khilafat Library

بیاوریم مستان تانہ یعنی عالمی دیگر

بہشت، دیگر ابلیس، دیگر آدمی دیگر

شرح قیمت

پیشانی لچائی
علوم سے حمد
حواص سے عہ
ہندوؤں سے باہر لے
غیر مذاہب غیر متبوع
احباب سے

ایده میر شیخ یعقوب علی تراب حمدی

۱۰۰ و ۱۰۱ تا ۱۰۲ کو شایع ہوتا ہے۔

دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی!

چہ گوم باتو گرائی جیادرقادیاں بیہنی!

جلد (۱۹) مورخہ - ۷ - اگست ۱۹۱۵ء علیہوی نمبر ۲۵

چند غور طلب باتیں

ہم احمدی کیوں کہلاتے ہیں؟۔ اس کا جواب یہی ہے کہ ہم احمدی نعوذ باللہ اس لئے نہیں کہلاتے کہ ہم مرزا صاحب کو احمد قرار دیتے ہیں۔ بلکہ احمد شخصیت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام ہے۔ گویا تمام مسلمان احمدی ہیں! اور احمدی کہلانے میں مسیح موعود کے احمد ہونے کی کوئی خصوصیت نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-
 یہ پیشگوئی کی گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جس کے ذریعہ احمدی صفات یعنی جامی صفات ظہور میں آئیں گے اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ پس اس وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے

نبیوں کی کتابوں میں پہلے سے اس مبارک فرقہ کی
خبر دی گئی ہے۔ اور اسکے ظہور کے لئے بہت اشارا
میں آیا (استثار واجب لافہار مرفوعہ نمبر ۱۹۷۷)
اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود قمری احمدؑ تھے۔
اور ہم لوگ جو احمدی کہلاتے ہیں وہ حضرت مسیح موعودؑ
محمدؐ ہونیکا وجہ سے کہلاتے ہیں۔ کہ بلا واسطہ آنحضرت صلعم
نے احمد ہونے کی وجہ سے۔ یعنی ہمارا احمدی کہلانا آنحضرت صلعم
نے نام احمد کی وجہ سے یہ واسطہ حضرت مسیح موعودؑ ہے۔ نہ کہ
اور است بلا واسطہ حضرت مسیح موعودؑ۔
حضرت مسیح موعودؑ فی الواقعہ نبی اللہ ہیں۔ اور جو آپ کو
نبی اللہ نہیں مانتا اس کو بصیرت کچھ ہی حصہ نہیں ملا۔
ونکہ وہ مسیح کی خدا اور رسول کی دی ہوئی فضیلت کا شکر ہے۔
انچہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-
وہ جس شخص کو خدا تعالیٰ بصیرت عطا کرے گا۔ اور وہ مجھے پہچانے گا کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جسکا نام سرور انبیاءؑ

نبی اللہ ﷺ کہا ہے۔ اور اس کو سلام
 کہا ہے۔ اور اپنا دوسرا بازو قرار دیا ہے۔ اور
 حالت الخلفا مقرر کیا ہے۔ وہ مجھے اسی طرح
 افضل سمجھ گا۔ جس طرح خدا اور رسول نے مجھے فضیلت
 دی ہے۔ ان رسول المبعوثین
 پیغمبری سچیں کہ وہ مسیح موعود کو غیر نبی قرار دیکر کہا تھا کہ خدا اور
 رسول کی دی ہوئی فضیلت کی مخالفت کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو
 مسیح موعود کی پہچان سے خالی قرار دیکر ثابت کر رہے ہیں کہ ان کو
 کوئی بصیرت عطا نہیں کی گئی۔ کیا ہم نصاریٰ سے
 مماثلت رکھتے ہیں؟ یا پیغام والے؟۔ اور فتنہ باغیہ
 نے اور نیز علمداران فتنہ باغیہ نے اپنے آپ کو مسلمان اور فرما حاکموں
 کو یہود اور مسیح موعود کو نبی اللہ ماننے والوں کو نصاریٰ قرار دیا ہے۔
 لیکن جب ہم مسیح موعود کی تحریروں کو دیکھتے ہیں تو یہ سب لازم پیغاموں
 کی اپنی ہی ذات پر لوٹتے نظر آتے ہیں۔ اور ہم گویا ان کے لئے ایک
 صاف آئینہ ہیں۔ یعنی وہ اپنی شکلوں کو دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں :-

”اس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گزشتہ نبی سے مجھے شبیہ دی کہ میرا نام رکھ دیا۔۔۔۔۔
اس صورت میں گویا تمام انبیاء گزشتہ اس امت میں پیدا ہو گئے۔ یہاں تک کہ کے آخر تک پیدا ہو گیا۔ اور میرے مخالف تو ان کا نام عیسائی یودی اور مشرک رکھا گیا۔“

اس حوالہ میں صریح طور سے مسیح موعود نے اپنے مخالفوں کو تنزیل المسیح صلی اللہ علیہ وسلم عیسائی اور یودی کہا ہے۔ اس حال پر کہ آیا مخالف کا اطلاق ہم پر آتا ہے۔ یا با عینان خلافت پر؟ زیادہ سے زیادہ ہم پر غور کریں گا اذہم لگا یا گیا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود ہماری نسبت کیا فتویٰ دیتے ہیں چنانچہ خطبہ الہامیہ کے ص ۱۱ میں فرمایا :-

”میں نے میری تعریف کی اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی۔ تو اس نے مسیح بولا۔ اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔“

لیکن اس کے آگے ہی پیغام والوں کی نسبت یہ فتویٰ درج ہے :-

”جس نے اس بیان کو جھٹلایا اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے۔ پس فوس اس آدمی پر جس نے شک کیا اور عہد کو توڑا۔ اور دل کو شیطان کے دوسو سے آلودہ کیا۔“

ہم حضرت مسیح موعود کے لئے ان کی تعریفوں میں کوئی قسم تعریف کی نہیں چھوڑتے۔ کیونکہ ہم آپ کو انسانی کمالات کا خاتمہ جانتے ہیں۔ اور جامع کمالات متفرقہ جانتے ہیں اور تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر یقین کرتے ہیں۔ اور ایسا بنی یقین کرتے ہیں جس کے آئینہ ظلت میں جمیع کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ منکس ہیں۔ اور جس کے مقابل مسیح مہری بنی کو ہزار درجہ کم خیال کرتے ہیں۔ اس پر مسیح موعود ہمیں یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ ہم اس تعریف کرنے میں حق پر ہیں لیکن اس بیان میں جو ہماری مخالفت کرتے ہیں ان کے لئے مسیح موعود کا فتویٰ ضمیمہ ۱۷ ص ۱۸ لکھنا ہی خاسق موجود ہے۔ اور ابھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ عد کا نکلنا۔ مدعی القول کو عیسائی اور یودی اور مشرک قرار دے رہا ہے اور ساتھ ہی واقعات پیغام والوں پر مخالفت کا صحیح

اطلاق قائم کر رہے ہیں اب علمداران فتنہ باغیہ خود ہی فیصلہ کر لیں کہ عیسائی یا یودی کون ہیں۔ خدا کا کلام آپ لوگوں کو ہی عیسائی وغیرہ قرار دے رہا ہے۔ اپنے منہ سے کسی عیسائی بنانا نہیں آسان ہے۔ لیکن خدا کے فیصلہ سے روکا رہا۔ کرنا بہت مشکل کام ہے۔ آپ مسیح موعود کو نبی اللہ کو گمراہ عیسائی قرار دیتے ہو۔ اس آپ لوگ ہمیں نہیں بلکہ خدا اور رسول کو گمراہ قرار دیتے ہو۔ کیونکہ مسیح موعود فرماتے ہیں :-

”ایسا نبی خدا تعالیٰ نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا کے بنیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔“ تنزیل المسیح ص ۱۱ پس اگر لوگ مسیح موعود کو نبی اللہ یقین کرنے سے گمراہ نصاریٰ ہو گئے ہیں تو ایسی منطق کو خدا اور رسول پاک اور تمام انبیاء پر الٹا دیکھو کس صفائی سے وہ گمراہ نصاریٰ بنتے ہیں۔

لعنت ہے ایسے دین پر کہ اس کفر سے کم حیرت کر رہے۔ کہ ہو گئے مخالف کے بارہم ایسی گمراہی ہمیں ہر پہلو سے مبارک ہے جس گمراہی میں خدا اور اس کا رسول پاک اور تمام انبیاء مشرک ہیں اور ایسے دین پر کہ وہ در کڑھتے ہیں جسکی تائید میں محض ہوا نفس اور جنابی جذبات ہیں۔ اب پیغامی خود ہی فیصلہ کر لیں کہ عیسائی کون ہے۔ مسیح موعود تو خود سے زیادہ تعریف کر نیوالے کو سچا اور راست باز قرار دیتے ہیں اس تعریف کرنے والے کے بیان کو جھٹلانیوالے کو خاسق اور مرتد قرار دیتا ہے اور خدا کی کلام میں مخالفت مسیح موعود کا نام عیسائی وغیرہ رکھا گیا ہے پس یہ فیصلہ پیغام والوں کے حق میں ہنایت ہی برائے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغام دالے ہی بوجہ مخالفت ہونے کے عیسائی یا یودی یا گمراہ یا مشرک کے الفاظ کے صحیح مصدق ہیں اور یہ سزا سبب کی ہے جو انہوں نے مسیح موعود کے سچے تابعداروں اور صحابہ کو عیسائی اور گمراہ نصاریٰ قرار دیا۔ اور یہ فتویٰ انہیں کے ساتھ سے انہیں پر پلٹ گیا۔ خدا اور خدا کے نبی مسیح موعود کا کلام ہمیں سچا اور مستجاب اور آپ کا کامل متبع قرار دے رہا ہے اور ہمارے بیان کے جھٹلانے والوں کو خاسق اور مرتد اور خدا کے غصے کو بھڑکانے والا قرار دے رہا ہے۔ کیا ہمارے پاس بھی کوئی ایسی کھلی کھلی تحریک ہے؟ جن کی

وجہ سے آپ ایک کثیر جماعت احمد صلعم کو گمراہ نصاریٰ قرار دیتے ہو اگر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ دنیا میں گرچہ ہو گی سو قسم کی بُرائی! نیکوں کی ہنک کرنا سب سے برا ہی ہے آپ اشد ترین دشمن خدا۔ رسول پاک۔ احمد بنی۔ اور احمد صلعم ہیں۔ جنکو آپ بغیر کسی سند شرعی یا وجہ قطعی کے گمراہ نصاریٰ قرار دیتے ہیں۔

سوال حل طلب

ذیل میں حضرت مولانا مولوی عبید اللہ صاحب سیل کا ایک سوال درج کیا جاتا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ پیامی حضرات اس طرف توجہ فرما کر جواب دینے میں بخل سے کام نہ لیں گے حضرت مولانا سیل سلسلے کے بنائیت قابل اور دشمن مذہب گوہر ہیں۔ اور انہوں نے سلسلے کے لئے بعض ایسی قربانیاں کی ہیں جو ہمیشہ قابل رشک ہیں گی۔ (راہدہ لٹریچر)

جناب ایڈیٹر صاحب احکم کثر اشد اشاکم۔ ازراہ کرم آپ مندرجہ ذیل سوال کا جواب علمائے احناف و اہل حدیث و اہل تشاع خصوصاً مجمع احمدیہ بلکہ گز لاہور سے لے دیں کیونکہ یہ لوگ بوقت فی الامتہ کو بجائے رفت شان مصطفوی سمجھنے کے مودیہ کہ شان مصطفوی سمجھتے ہیں۔

ایک یودی اعتراض کر سکتا ہے کہ ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور مدعیان اسلام بھی عیب کو سید الانبیاء کہتے ہیں۔ مگر ان کا یہ اعتقاد بالکل سید لیل اور بے بنیاد اور محض ادعا ہی ادعا ہے اور ہمارا اعتقاد ہنایت دلیل اور ایک مستحکم چٹان پر ہے۔ بجز مباحین محمد کے مسلمان اپنے اعتقاد کی صداقت میں کوئی برہان پیش نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم اپنے مدعا کے ثبوت میں قرآن مجید اور قرآن پیش کر سکتے ہیں۔ چنانچہ کتاب استثناء کے باب ۳ باب کیا رہیں درس میں ہے کہ اب تک بنی اسرائیل میں موسیٰ کی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا۔ جس سے خداوندانہ

سامنے آشنائی کرتا۔ اس درس سے تمام انبیاء بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کا سے بے نظیر اور آمد ہونا ثابت ہو تا ہے اور شریعت موسویہ کی نسبت جندہ نبی اسرائیل کے آخری نبی حضرت ملاکی کے ارشاد فرمایا ہے تم میرے بندے موسیٰ کی شریعت کو یاد رکھو جس میں۔ نے سارے بنی اسرائیل کیلئے قوانین بیان فرمائیں اور احکام سمیت فرمایا ہے۔ اس درس سے صاف

ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد یوشع سے لیکر ملائکہ بنی نخت
 بنی۔ گزرے ہیں تمام موسیٰ بنی کی شریعت پر عمل کرنے والے تھے
 نہ دانیال بنی شریعت لائے نہ حزقیل نہ سلیمان نہ داؤد
 تمام انبیاء کے صحیفے ہمارے پاس موجود ہیں۔ کسی میں کوئی
 نیا حکم نہیں ہے۔ حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ بھی فرماتے ہیں
 ما جئت الا لاطال التوراة بل حبث لتکلیما
 اناجیل اربعہ میں بھی کوئی نیا حکم موجود نہیں۔ البتہ پولس
 وغیرہ کے خطوط میں بہت کچھ تفسیر و تبدل ہے۔ وہ بالکل
 پایہ اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ وہ برگزیدہ بنی نہیں تھے
 نہ شریعت کے احکام کو بدل سکتے تھے۔ قرآن شریف بھی
 وقفینا من بعدہ یا رسول فرما کر اسکی تصدیق کرتا
 کہ تمام انبیاء موسیٰ ہی کے پیرو تھے۔ اور تورات شریف
 کی نسبت سورہ مائدہ میں ہے انا انزلنا التوراة فیہا
 ہدای و نور بحکم ہما النبیین۔ یعنی تورات ایسی
 کتاب تھی کہ جسکے احکام کو تمام انبیاء ملتے جلتے آئے ہیں۔
 اگر دیگر صحیفہ یا انجیل میں کوئی حکم شریعت ہوتا تو اس
 کی شان میں بھی حکم ہما النبیین ہوتا۔ چونکہ تورات
 وہ کتاب ہے جسکی نسبت بحکم ہما النبیین آیا ہے۔
 اسلئے تورات تمام کتب سماویہ میں افضل اور ملت ہو
 غیر قابل ہے۔ کیونکہ اس ملت میں کثرت انبیاء و مبعوث
 ہوئے ہیں۔ اب تک بھی اس گروہ کو الیاد اور مسیح اور خاص
 بنی کی آمد کا انتظار ہے۔ لیکن بنی عرب خاتم الانبیاء تھے
 کوئی بنی انکی شریعت پر عمل کرنے والا نہیں گذرا پس جسکے
 ہما النبیین کا شرف جو تورات کو حاصل ہے قرآن
 کو حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کے بعد باب نبوت اب تک
 بند ہے پس یہ اعتقاد رکھنا کہ بنی عرب سید الانبیاء ہیں۔
 اور قرآن تورات سے افضل اور امت اسلام خیر الامم
 ہے کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر بنی عرب کو خاتم الانبیاء
 ہی تسلیم کر لیا جاوے تو تقدیر و آخر مافی بالذات کوئی
 باعث تفتیش نہیں۔ بلکہ سید الانبیاء ہونا باعث فضل
 ہے۔ تلك المرسل فضلنا بعضهم علی بعض۔
 حضرت موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے کلامت بنی اسرائیل پر
 نبوت کا دروازہ کھول گئے۔ مگر بنی عرب نے اپنی امت
 کے منہ پر لابی بعدی کیکر ہمیشہ کیلئے باب رسالت
 سدود کر دیا۔ پس حضرت موسیٰ کے بالمقابل بنی عرب کو حجتہ
 للعالین اور سید المرسلین کہنا اور امت بنی اسرائیل کے
 مقابل جس میں ہزار نامی مبعوث ہوئے ہیں اور ہونگے امت

اسلام کو جس میں کوئی نبی نہیں اور نہ ہوگا خیر الام کہنا اور
 تورات کے مقابل جسکی نسبت و بحکم ہما النبیین
 دارد ہے قرآن کو عیسایک بنی نے ہی عمل نہیں کیا
 اور نہ کر لیا افضل الکتاب اور ناسخ کتب کہنا ترجیح
 بلا مرجح ہے فقط۔ عید المد بمل

نبوت مسیح موجود متعلق خواجہ صاحب

مولوی عبید اللہ صاحب سابق طالب علم مدرسہ حمید نے ذیل
 کا مضمون بغرض اندراج میرے پاس بھیجا ہے میں خود خواجہ
 صاحب کے اس شہاد پر خواجہ کمال الدین کی مذہبی حرکات
 کے عنوان سے اسکی اخلاقی خود کشی کے سلسلے میں لکھنے کا ارادہ
 رکھتا تھا۔ اور احکام کی اگلی اشاعت سے یہ مضمون شروع ہو
 جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ مولوی عبید اللہ صاحب کا مضمون
 بہل کی حوصلہ افزائی کے لئے درج کر دینا مناسب سمجھتا ہوں
 امید ہے کہ ناظرین فائدہ اٹھائینگے۔ اور دیکھیں گے کہ بنی
 خواجہ جراحہ یوں میں عورت و رسوخ حاصل کر سیکے تھے
 مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بنی اور رسول شہر کرنا
 تھا آج غیر احمدیوں میں حصول حرمت اور زرد کیلئے کھڑے
 گر جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

خواجہ صاحب کی طرف ایک شہادہ زیر عنوان احقر
 جماعت کے بعض بزرگوں سے خدا واسطہ ایک
 شہادت کی درخواست سے شائع ہوا۔ لیکن مجھے اسکے
 پڑھنے سے بڑا تعجب و حیرت ہوئی کہ خواجہ صاحب محض
 حضرت میا صاحب کیساتھ اپنی ذاتی اغراض کیلئے خدا کا
 کی کتاب اسکے رسول اور احادیث صریحہ کا اور مسیح موعود کی
 تحریرات کا سرا سر انکار کر رہے ہیں اور نہ صرف ان خطیم الشان
 کتب دربرگزیدہ انسانوں کا انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی تحریرات
 کا بھی انکار کرتے اور ان پر پردہ ڈال رہے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ
 نہیں آتا کہ خواجہ صاحب کو کئی ہستی سے ڈر کر حق کو چھپا رہے ہیں
 اور اپنی کھلی کھلی تحریرات کا صاف لحد پر انکار کر رہے ہیں ہم
 خواجہ صاحب کی ایسی کھلی کھلی تحریرات پر قلم نہ اٹھاتے۔ لیکن
 خواجہ صاحب کی بار بار قسموں اور حلفوں کو دیکھ کر ہم مجبور ہو
 گئے خواجہ صاحب مذہب اور آپ کی ذاتی رائے جو نبوت کے
 متعلق ہے آپ کی تحریروں سے بتا دیں۔ اور یہ بھی بتا دیں
 کہ آخر وقت تک آپ حضرت مرزا صاحب علیہ التحدی کی توجہ
 کو کس قسم کی سمجھتے تھے۔ پس خواجہ صاحب کا ایک طرف انکار

کا اس قدر حلقوں کا اٹھانا اور دوسروں پر بلا جہد یہ بوجھ اٹانا
 کہ انتہا حق پسندی اور حق پرستی کا مقتضی ہے اور پھر دوسری
 طرف نبوت کو قرآن کریم کے معیار کے مطابق اس درجہ
 کے ساتھ منوانا کہ انتہا حق پرستی ہے کیونکہ ایک بات کو
 لکھ کر پھر اس سے انکار کرنا ایک دعویٰ ایمان والے کی شان
 سے بالکل بعید ہے ایک مومن ہرگز ہرگز اس بات کا مرتکب
 نہیں ہو سکتا پس میں خواجہ صاحب کو اس
 خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی کر کے دنیا
 میں بھیجا اور جس نے سب نبیوں کو دنیا
 میں ظاہر کیا اور جس کے ہاتھ میں تمام انسانوں
 کی جان ہے وہ خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر سچی
 گو اسی کو نہ چھپاویں اور اس بات کی قسم
 اٹھاویں۔ کیونکہ حق چھپانے والا اور جھوٹی
 قسم کھانے والا خدا تعالیٰ کے نزدیک لعنتی
 اور شر النفس انسان ہوتا ہے۔

پس اب میں ان حوالوں کو ذیل میں درج کرتا ہوں جس
 احباب خود اس بات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ بنیال کی دیکھو
 صلہ میں خواجہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔
 ”وہ زبردست حلقے جسکی پیشگوئی دنیا کو در
 کیلئے ۱۹۷۷ء میں ہوئی۔ طاہر بنی زلازل ٹھٹھ
 اور دیگر آفات سماوی کے رنگ میں ظاہر ہوئے
 لیکن زمانہ نے ابھی تک عقلیت کچھوڑی زمانہ نے
 تاہم رخ کو دھرایا ایک رسول آیا۔ لیکن ہیہات
 یا تہم من رسول الا کا لوا اباء سیتھڑن
 جن میں جب کبھی رسول آیا لوگوں نے اسے مذاق میں
 اڑایا۔ کیا کوئی سید روح ہے جان باتوں پر عور کرے“
 اب ہمارے خواجہ صاحب چند مطالبات ہیں جیسا کہ آپ
 ضمیر معاف میں لکھتے ہیں۔

(۱) مایا قہم من رسول الا کا لوا اباء سیتھڑن
 سے استدلال کیونکر کس قسم کی نبوت کو ثابت کیا۔

(۲) اس استدلال میں آپ نے ہرگز قطعی جزوی نبوت کا ذکر
 تک نہیں کیا۔ بلکہ مل نبوت کے اثبات کی آیت کو پڑھ کر
 رسالت مسیح موعود کو ثابت کیا ہے۔

(۳) آیت مایا قہم من رسول الا کا لوا اباء سیتھڑن
 معیار ہے اس سے استدلال کیونکر مسیح موعود کی رسالت
 کو نبی کریم کی رسالت سے برابر کیا ہے گو ہم غلام احمد ہی

سمجھتے ہیں۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرتے یہ کہنا کہ میں احمد کے ہاتھ اپنے تمام گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ اس سے کوئی احمد مراد تھا۔

(۵) آپ کا یہی میں یہ لکھنا۔ کیا کوئی سعید روح ہے جو ان باتوں کو قبول کرے؟

آپ کے نزدیک قبول کرنے والی شقی روحیں ہیں۔ خلیفہ متعلق قرآن مجید کہتا ہے اما الدین شقوقی النار تو گویا بالفاظ دیگر آپ ان کو جہنمی کہتے ہیں۔

تو آپ خود انصاف سے فرمائیے آپ ہی کے قول کے مطابق انا الدین سعدہ انھی الجنتہ اور اما الدین شقوقی النار کس طرح مساوی ہو سکتے ہیں۔ ہل متلوئی الظلمت والنور ہل لیسوئی الا لصیاء والاموات۔

(۶) ۱۲- دسمبر ۱۹۱۱ء تک یکا حقیقہ نبوت کے متعلق بلا کسی شرط ظلی و بروز کی۔ جزوی۔ لکھنا۔ اور اپنی تحریروں

میں صراحت لکھنا اور آیات قرآنی بلا شرط نبوت کا استدلال کرنا اس بات کا بین ثبوت نہیں دیتا کہ آپ اس وقت بلا شرط نبوت کے قابل تھے۔ پس اب

حلفیہ اٹھانا اور شہادتیں پیش کرنا کہنا تک حق پر مبنی ہے۔ پھر خواجہ صاحب اس رسالے کے صلا

میں پادری ٹامس ڈول کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ بالآخر ہم اپنے دوست پادری ٹامس ڈول بشیر پٹر

لاہور کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس رسالہ کو پڑھ

وہ اپنے رسالہ رافع الافراء میں حضرت مرزا صاحب کی نبوتوں کا ثبوت مانگتا ہے وہ ان نبوتوں پر جو کرے۔

اور پھر ان نبوتوں پر بھی جو کرے جو دنیا کے زیر دست مستبر صادق نے فرمائیں۔

(۱) خواجہ صاحب حضرت مرزا صاحب کے بلا شرط و قید نبی اور رسول سمجھتے تھے کیونکہ

بلا قیود ظل و بروز مطلق طور پر نبی و رسول کہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ خواجہ صاحب

مرزا صاحب کو مطلق طور پر نبی و رسول یقین کرتے تھے۔

(۲) آپ کی نبوت ایک نبوت نہیں بلکہ بہت ساری نبوتوں کی جامع ہے۔

(۳) پھر خواجہ صاحب کا یہ کہنا کہ۔ پھر

ان نبوتوں پر بھی جو کرے جو مجھ پر صادق

نے فرمائیں کیا خواجہ صاحب نے دونوں نبوتوں کو اس میں ایک ہی رنگ کا نہیں سمجھا کیونکہ مرزا صاحب

کی نبوتوں کے ساتھ ظل و بروز کی قید نہیں لگائی

سلسلہ احمدیہ کیا کرنا ہے احمدی جماعت اس کو

معلوم کرے بہت ہی خوش اور خدا کے حضور سپاس گزار ہوگی کہ حضرت خلیفہ ثانی کی زیر تربیت سلسلہ بہت ترقی کر رہا ہے

اسکی اشاعت کا دائرہ بآفاقا وسیع ہو رہا ہے اسوقت سلسلہ میں جو کام ہو رہا ہے اسکی مختصر کیفیت یہ ہے۔

چوہدری فتح محمد خاں صاحب ایم۔ اے۔ لندن اور اسکے مضافات میں اشاعت سلسلہ کر رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل

و کرم سے نو کے قریب یورپین ان کے ہاتھ پر چلی ہو ہو چکے ہیں۔ گذشتہ جون کے اندر انہوں نے مختلف گیارہ

شہروں میں لیکچر دیئے جن میں قرآن کریم کی عظمت مسیح موعود الہام دہی۔ اسلام۔ حضرت مسیح قرآن کریم میں۔ وغیرہ مضامین

پر مبسوط لیکچر دیئے۔ جو خدا کے محض فضل و کرم سے قبول ہوئے چوہدری صاحب کے کام کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے اور اب

ان کے ساتھ ایک یورپین نو مسلم بطور معاون کام کر رہے ہیں اور غریب قاضی عبد۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ان کی اعانت

کیلئے روانہ ہونے والے ہیں۔ لندن میں مستقل صورت اختیار کر رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ چاہے تو بہت جلد اسکے

بہتر میں نتائج پبلک میں آئینگے۔ مارٹن میں حافظ صوفی غلام محمد صاحب۔ بی۔ اے۔ نے باضابطہ انجمن قائم کر لی ہے۔ جنہوں نے باقاعدہ چند

بھیجے کا اقرار کر لیا ہے بڑا انجمن کا درس شروع ہو گیا۔ بنگال میں تبلیغ و اشاعت سلسلہ کیلئے مولوی سید

عبدالواحد کام کر رہے ہیں۔ اور مولوی حکیم خلیل احمد صاحب بعد رمضان پھر واپس جا کر اپنے تبلیغی دورہ کو

شروع کر دیں گے۔ بنگال کے احمدی گریجویٹوں کی جماعت کا ہر نمبر بجائے خود ایک عمدہ مبلغ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے

دکن کے دورہ تبلیغ سے مفتی محمد صادق اور فاضل روشن علی صاحب واپس آچکے ہیں۔ حافظ صاحب تبلیغ

و اشاعت کیلئے مالیر لوٹ چکے ہیں۔ اور مفتی صاحب بعد رمضان مدراس چلے جائیں گے۔ جہاں وہ قرآن مجید کے انگریزی

ترجمہ کی طبع کے کام کی نگرانی اور اشاعت سلسلہ کے کام میں مصروف ہوں گے۔

پنجاب کے مختلف اضلاع میں وقتی دورے داعطین اور مبلغین کے ہو رہے ہیں۔

خراسان کے میدان جنگ میں گئے ہوئے احمدی احباب اپنی تبلیغی کوششوں میں قابل رشک خدمت کر رہے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ جبکہ ہمارے مجاہدین جنگ روم چھوڑ کر وہاں شلیح کرینگے

مرکز میں حضرت اولوالعزم اپنی دعاؤں سے جماعت میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر رہے ہیں۔ قرآن

مجید کا انگریزی ترجمہ اور حواشی کا کام نہایت محنت اور سرعت سے جاری ہے۔ اور وہ وقت قریب آ رہا ہے جبکہ ہیکل پارہ شائع ہو کر موجب ہدایت ہو۔

یہاں یورپین احمدی میدان جنگ میں ابھی چند روز کی بات ہے کہ ایک نوجوان یورپین چوہدری فتح محمد

صاحب کے ہاتھ پر احمدی مسلمان ہوا۔ اور اس نے حضرت خلیفہ ثانی کے حضور اپنی بیعت کا ایک عریضہ اخلاص

اور محبت سے بھرا ہوا بھیجا۔ ہم خدا تعالیٰ کے فضل کی شکر گزاری سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ اسی نوجوان

کے میدان جنگ میں حائیکی مسرت آمیز خبر ہمیں ملی۔ احمدی جماعت تاج برطانیہ کے ساتھ

جو اخلاص اور ارادت رکھتی ہے وہ کسی تکلف نہیں اور خود غرضی پر مبنی نہیں۔ بلکہ اس کے اندر خدا تعالیٰ

کی رضا مخفی ہے۔ یہ کیا عمدہ نظارہ ہوگا۔ جبکہ ایک یورپین احمدی مسلمان تاج برطانیہ کی حمایت

کے لئے میدان جنگ میں کھڑا ہوگا۔ یہ سچ ہے کہ اس پہلے بہت سے احمدی مسلمان مختلف حینہ حیات میں

میدان جنگ میں موجود ہیں اور وہ سلسلہ کی طرف غیر متزلزل اور مستحکم وفاداری کا اعلیٰ ثبوت دے رہے ہیں۔ اور ان برادران سلسلہ کی صف میں شریک

ہونے کے لئے اور بہت سے احمدی نئے بھرتی ہو رہے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ عجیب اور سب سے زیادہ قابل

امدنیاز یہ موقع ہے کہ ہمارا بیٹا احمدی بھائی اپنے سینہ میں ملک کی خدمت کا جذبہ لیکری نہیں بلکہ یہ یقین کر کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوم کا وہ ایک

یہاں یورپین احمدی میدان جنگ میں ابھی چند روز کی بات ہے کہ ایک نوجوان یورپین چوہدری فتح محمد

سیاہی سے دشمن سے لڑنے کو جارہا ہے۔ یہاں تک وہ مادر وطن کی محبت کا جوش رکھتا ہے۔ لیکن اس جوش میں غیر متزلزل اور مستحکم اثر احمدیت نے پیدا کر دیا ہے۔ چونکہ خدا کے افضل سے وہ ایک فصیح البیان مقرر ہے۔ اس لئے وہ جدید بھرتی کرنے کرنے والی جماعت میں اس وقت بطور سپر کے کام کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اسکی مدد کرے۔ آمین۔

گورنمنٹ برطانیہ کے لئے یہ ایک حاصل متیاء کا موقع ہے کہ اسکی طرف سے صف اول میں جانے والے یورپین مسلم ایک احمدی مسلمان ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں داخل ہو کر سچی وفاداری کا عملی اظہار کرنے جا رہا ہے میں اپنی تمام جماعت کے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس خالص نوجوان نو مسلم احمدی کیلئے اور تمام ان دوستوں کیلئے جو میدان جنگ میں سلسلہ کے نمایاں امتیاز و وفاداری کے اظہار کیلئے کام کر رہے ہیں درود دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قرآن مجید انگریزی ترجمہ کے متعلق وکیل کی غلطی

قرآن مجید کا جو انگریزی ترجمہ قادیان میں ہو رہا ہے اس کا نمود یورپ میں شائع کر دیا ہے۔ اس پر بعض اخبارات ہمالک غیر میں جو صلا افز اور یورپی نکلے میں مسلم وکیل ایک خبری رسالے میں قرآن کریم کے تراجم پر ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ امرتسر کے اخبار وکیل میں بھی دیا گیا ہے۔ اور اسی ضمن میں قادیان سے شائع ہونے والے ترجمہ کے متعلق اخبار وکیل لکھتا ہے کہ ان سب سے زیادہ مکمل تو انگریزی ترجمہ ہے جو مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے قادیان میں لکھا اور اب ایڈیشن پریس لاہور میں زیر طبع ہے۔ اصل عربی متن صفحہ کے بالائی حصہ میں دیا گیا ہے۔

تعجب ہے کہ پادری زدیمر نے تو اس شائع شدہ ترجمہ کے نمونہ کے متعلق یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے کیا ہے اس نے تو ہزاروں سیل کے خاصے پر صیح معلومات اپنے ناظرین کو دیئے مگر وکیل کا ایڈیٹر امرتسر میں ایک غلط اطلاع شائع کر رہا ہے۔

مغز ہمعصر کو معلوم رہنا چاہئے کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو ترجمہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ایک تنخواہ دار ملازم کی حیثیت سے کیا ہے اسکی اشاعت کی نوبت نہیں آئی

اسلئے کہ انجمن احمدیہ نے مولوی صاحب نوٹس دیا ہوا اور قانونی حقوق انجمن نے محفوظ رکھے ہیں۔

یہ ترجمہ جیسا کہ پادری زدیمر نے کیا ہے حضرت صاحبزادہ اولو العزم خلیفہ ثانی نے اپنی نگرانی میں انجمن ترقی اسلام کے ذریعہ علماء کی ایک مجلس کے ذریعہ کرایا کر اور انجمن ترقی اسلام ہی اسے شائع کر رہی ہے یہ ایک حد کا نہ انجمن ہے جو صدر انجمن سے تعلق نہیں رکھتی اسی ترجمہ کے متعلق پادری زدیمر کہتا ہے کہ ترجمہ و تفسیر دونوں نہایت عمدہ اور زمانہ حال کے مذاق کے مطابق ہیں یا غرض مولوی محمد علی کا ترجمہ ابھی تک ایک متنازعہ چیز ہے اور اس کے متعلق علماء کی کسی کمیٹی نے کوئی فیصلہ نہیں کیا کہ وہ قابل اشاعت ہے یا نہیں۔ یہ ترجمہ انجمن ترقی اسلام کر رہی ہے اور اسکا پہلا پارہ بہت جلد شائع ہونے والا ہے اور نیز یہ ترجمہ اردو اور انگریزی دونوں میں ہو رہا ہے یہاں تک لکھ چکا تھا کہ ۹ اگست کے روزانہ میں اخبار میں بھی اسی غلطی کا ارتکاب پایا تب ہے ایڈیٹر صاحب یہ اخبار لاہور میں رہتے ہیں اور انہیں معلوم ہونا چاہیے تھا کہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ کے متعلق صدر انجمن احمدیہ نے اپنے دعاوی کو چھوڑ نہیں دیا۔ اس قسم کی غلط بیانیوں میں اور وکیل ایسے مغز اخبارات کے لئے موجب شرم ہیں۔

دارالامان کا ہفتہ

(۱) حضرت ابو الوہوم کی طبیعت احمدیہ اچھی ہے آپ کی توجہ دعاؤں کی طرف مبذول ہے اور جماعت کی اصلاح و فلاح کے لئے سعی ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ جماعت کے افراد میں سستی اور کراہی نہ رہے۔

(۲) بارش ہو گئی ہے اور فصل خریف بونی جا رہی ہے (۳) اگست ۱۹۱۵ء کو جو جنگ یورپ کی برس کا دن تھا قادیان میں مختلف جگہوں پر دعا و خیر کے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بھی ایک تار بھیجا گیا۔

(۴) میر قاسم علی صاحب کے جدید اخبار کیلئے ایک ہزار کی ضمانت صاحب نے پیش کرنے طلب کی ہے۔ اس کے متعلق ہزار کی خدمت میں ایک درخواست بھی گئی ہے تاہم میر صاحب کوشش کر رہے کہ ہزار ضمانت بھیجا کر کے اخبار جاری کیا جاوے اسلئے اگر احباب میر صاحب کی تالیفات خریدیں تو یہ رقم جلد فراہم ہو سکتی ہے۔

پندرہ ستمبر کو تھاکر دت محمد امرتسر صاحب کو سونے کا تمغہ

پندرہ ستمبر کو تھاکر دت محمد امرتسر صاحب کو سونے کا تمغہ کیلئے ایک شہرت یافتہ اور کامیاب وید میں ال انڈیا اور ویدک نائیش کلکتہ میں ہوئی تھی۔ اسکی اشیاء کی پرنال کیلئے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس نے اپنا نتیجہ شہر کیلئے اور پنجاب میں صرف کوئی دو سو دیکھویشن پندرہ ستمبر کو تھاکر دت محمد صاحب کو سونے کا تمغہ اور اول درجہ کا سارٹیفکیٹ عطا ہوا ہے۔ چونکہ یہ تمغہ اور سارٹیفکیٹ قوم کی طرف سے دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ سچائے خود نہایت قابل قدر اور عزت افزائی کا موجب ہے۔ میں پندرہ ستمبر صاحب کو اس کامیابی پر دلی مبارکباد دیتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library

ڈاکٹر ایس کے برسن کا کامیاب علاج

مجھے ڈاکٹر ایس کے برسن کے متعلق ایک سے زیادہ مرتبہ احکام میں لکھنا پڑا ہے۔ لیکن آج میں دلی شکرگداری کے ساتھ ان کے کامیاب علاج کا ذکر کرتا ہوں ناظرین احکام کو معلوم ہو گا کہ میری ایہ ایک سال سے زیادہ عرصہ بیمار رہے سلسلہ کے مغز اور خالص ڈاکٹروں اور طبیعوں نے پوری عہدوری اور توجہ سے اس کے علاج میں کوشش کی مگر انکی حالت صحت کی طرف نہیں آئی یہاں تک کہ وہ چلنے پھرنے سے بالکل عاری ہو گئیں اور ٹانگوں کے درمیان لاجار کر دیا۔ میرے بچوں نے بطور خود ڈاکٹر برسن سے انکی دوائی دافہ درد منگوا لی۔ اور اس کا استعمال شروع کیا خدا تعالیٰ نے اپنے محض فضل سے ڈاکٹر صاحب کی دوائی میری ایہ کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی۔ وہ مریض جو چار بائی سے اٹھ نہیں سکتی تھی میں دیکھتا ہوں وہ دن بدن اس بیماری سے نجات پا رہی ہے۔ ایسی مفید دوائی کیلئے میں اپنے ناظرین کو سپارش کرتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر ایس کے برسن کی ادویات جو نہایت قیمتی اور مفید ہیں ضرور استعمال کریں۔

بقیہ علی ابیر احکام قادیان ناظرین کی توجہ کے قابل یہ امر ہے کہ احکام جس کو حضرت اقدس نے اپنا بازو قرار دیا ہے اسکی توسیع اشاعت میں کوشش فرما کر ثواب دارین حاصل کریں (مینجر)

اہل سوڈن اور جرمنوں کی ہشت

غنیہ کے طریقہ حرب پر صد احتیاج اور ایک خط بنام ایڈیٹر ڈیلی گرافک

جناب من اہل انگلستان جلتے میں کہ اہل سوڈن اپنی گورنمنٹ کی سخت غیر جانبداری کی پالیسی کے علاوہ اور بلا تشویش و یقین ان کا کثیر تعداد حصہ تمام اس سے کردہ بلحاظ کثرت رائے بریلے یا نہیں۔ اپنے ان غسوسات کے اعتبار سے غیر جانب دار نہیں جو موجودہ ہولناک جنگ کے طریقہ حرب کے متعلق ان کے دلوں میں پیدا ہوئے ہیں اور جنگی وجہ سے لوسی ٹینکی کی عرقانی عمل میں آئی ہے۔

یہ خیال باطل کہ جنگ انسانیت کے تمام قوانین کو مطلق کر دیتی ہے تہذیب و شائستگی کے مستقبل کیلئے ہلک اور بنی نوع انسان کے اتحاد کے لئے جو چھوٹی چھوٹی اقوام کو خاص طور پر ناگزیر ہے سخت ضرور سامان ہوگا۔

دہم میں آپ کے وفادار

سوائی ابرہیم یوس پروفسر اڈولف ڈاکٹر ایلکوسٹ چیف ڈاکٹر جیل فائنٹ ڈیپلوکس پروفسر ہنٹ جلیبرگ پروفسر بولس کومن پروفسر تارگن لگڈرٹ پروفسر اسرائیل ہلمگن پروفسر جی کوپ پروفسر اڈولف اسبرگ پروفسر گونر اندرسن پروفسر گرٹارڈی جیبر پروفسر اولوف کیرک ایم ڈی جان جرنلڈ بیرسٹر ٹڈر برگ مصنف جملہ سوڈر برگ مصنف جی سٹرن سٹیٹ بیرسٹر آڈون ٹڈر برگ ایکٹر رائل تھیٹر آڈون ریٹ ایم ڈی ٹی ڈوگل کوسٹ لائٹ پادری سزایمیلیا بروم مس سینی ہیرا کرسمین ارکسن بیت تراش ٹڈوگ موبرگ ایم ڈی کارل تارڈسٹرام مصور تڈوکر مصنف آرٹلڈ جوزف من ایم ایس کارل ایڈلٹ تراش مس ایلیا سڈ کوسٹ ایم ڈی

من مقام شاہک عالم ۱۰ مئی ۱۹۱۵ء

گلوگیر کا سین

جرمنوں کی جانب سے معاہدہ ہیگ کی خلاف ورزی حال میں برطانیہ کے وزیر جنگ لارڈ کچینر نے سید انجیل میں جرمنوں کے گلوگیر گاموں کے استعمال کا تذکرہ کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ ہتھیار وعدے کے صریح منافی ہے۔ جو

جرمنی کے نمائندوں نے معاہدہ ہیگ میں کیا تھا۔ دیوان خاص میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ کچینر نے ۲۸ اپریل کو ذیل کے الفاظ کہے تھے۔

جرمنوں سے اپنے سریفوں کو بے کار کرنے کے لئے گلوگیر اور نقصان رسان گاموں کے استعمال کا طریقہ ایجاد کیا ہے اور وہ ان زہریلے طریقوں کو اس وقت کام میں لاتے ہیں جبکہ ان کے حملے معمولی قواعد حرب کے متعلق بالکل ناکام ہوتے اس موضوع پر میں ایران کو یاد دلاد گا کہ جرمنی نے معاہدہ ہیگ کی شرط مندرجہ ذیل کو تقیم کر کے اس پر دستخط کیے تھے۔ وہ فریقین معاہدہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ایسے گلوں کے استعمال سے محتجب رہیں گے جس کا مقصد گلوگیر اور نقصان رسان گامیں پھیلانا ہے۔

اس شرط کو ذیل کے محاکم نے منظور کر لیا تھا۔ برطانیہ کلاں ملچیم ڈنمارک سپین۔ بوسنیہ اسٹیٹ میکسیکو۔ فرانس۔ یونان۔ مانی ٹرک وٹالینڈ۔ ایران۔ پرتگال۔ رومانیہ۔ روس۔ سیام سوڈن وٹاروس۔ ترکی بلغاریہ۔ (۷ جولائی ۱۹۰۷ء)

جرمنی۔ اسٹریا۔ ہنگری۔ اٹلی۔ لٹویہ (۱۹۰۷ء)۔ جاپان۔ ۴۔ اکٹوبر ۱۹۰۷ء)۔ جرمنی اسٹریا ہنگری۔ اٹلی۔ روس۔ سوئٹزرلینڈ (۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء)۔ سربیا (۱۱ مئی ۱۹۰۷ء)۔ لکسمبرگ (۱۲ جولائی ۱۹۰۷ء)۔ اور چین (۲۱ نومبر ۱۹۰۷ء)

جرمنوں کو متعلق اضلاع متحدہ کی رائے

یہ کہی جرمن کو اہل امریکہ کی طرف سے منالط میں رہنا چاہئے نہ کہی غلط یا ادنیٰ جرمن کو اس جدید رویہ کا غلط اندازہ لگانا چاہئے جو ان کے وطن کو ان دنوں میں نظر آتا ہے۔ جبکہ وہ اپنے مقتدر برادران وطن کے پہلو میں موجود تھے۔

خواہ ہم اب جنگ میں شامل ہوں یا نہ ہوں خواہ ہم تلوار کھینچیں یا نہ کھینچیں۔ مگر جرمنی کے ارباب حمل و عقد کے نیست نابود ہونے تک اہل امریکہ ان اقوام کو جرمنی سے برسر پیکار میں اپنا حقیقت تصور کریں گے۔ وہ انکی فتح و نصرت کے متوقع اور ان کی کامیابی کے لئے دست بدعا رہیں گے۔ اور انکے کھانے اشخاص کھانے میں ان کے ان افواج میں امریکہ کے سپاہی موجود نہیں۔ جو تہذیب شائستگی کی حمایت میں امریکہ کا حصہ ملخجام دیں۔

محقق نہ رہے کہ ایک حشی حیوان دنیا میں چھٹا ہوا ہے یہ ایک ایسی مخلوق ہے جس میں حیوانوں کی سی تندی اور کمینہ انسانوں جیسی ہواؤ و حواس پائی جاتی ہے۔ یہ جنگ اقوام کے درمیان جنگ نہیں یہ تہذیب اور وحشت کے درمیان جنگ ہے اگر جرمنوں کو فتح ہو گئی تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ہم وہ شے کو میٹھیں گے جو ہمیں اپنی قومی زندگی میں محبوب ترین ہے

احمدی جماعت خدائے واسطہ ایک شہاد

لا تکتلموا الشہادۃ من یکتہا فانہ آثم و طلبہ برادران اسلام علیکم درجۃ اللہ و برکاتہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس اپنے پاک سلسلہ کو شیطان کے آخری حملہ سے محفوظ و مصون کیا ہے یہاں تک کہ شیطان کو آئندہ حاکم نہیں دے گا یہ ہے صاحبان! چونکہ ہمارے آقا و مولای وحی مذاہ کو خداوند کرم نے صبح کے نام سے بھیجا اس لئے ضرور تھا کہ یہود اس کے واسطے ایسا فرودش بھی پیدا ہوتے اگر معلوم ہے کہ ایسے اصرار و ظلمان اس کے کھلائے اور بیابان دشمنان اسلام سے متحد تھے۔ پیدا ہوئے لیکن چونکہ صبح محمدی کی شان و عظمت صبح نامری سے اعلیٰ و ارفع تھی اس لئے اسکی مقدس و مطہر زندگی میں ان کو موقعہ رخصت اندازی کا نہ ملا۔ پھر اس گروہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی مبارک خلافت کے عہد میں پیدا ہوئے اور عیسائی شریعہ کیا۔ اور عجیب بیروں اور انوکھی چالوں سے اس پر گزیدہ انسان کو حضرت اقدس کے فیصلوں خلاف حکم کرتے پڑا وہ کرتے رہے کہیں خلق علی حبیبہ اللہ الخصاص کو پیش کر کے مخالفین کے چھپا دئے صلوات کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جہان سے انکی لحدانہ کارروائیوں سے آگاہ ہو کر جماعت سے خارج کر دئی گئی۔ اور اسکی وفات کے منتظر رہے۔ آخر جب اس محبوب الہی کا دعواں ہوا۔ یکدم اپنے پوشیدہ ہتھیاروں کو میدان میں آدھکے اگر اللہ تعالیٰ کا خالق ہر تاقہ اپنے مسلہ کی تائید و نصرت میں حاضر ہو

غیر نہ دکھانا تو دشمنان احمدیت کے قتلے کے مطابق احمدیت کبھی کی محبت گئی ہوتی۔ اور نظائر حالات ایسے ہی نظر آتے تھے لیکن خدائے برتر نے اپنی ہستی کا تازہ ثبوت دینے کیلئے محمدی و احمدیوں کو اولوالہوم کو جلالی شان کے ساتھ کھڑا کیا۔ اور اس باطل کے سرالغول الفضل اور حقیقتہ النبوت کی شکل میں ایسے کاری کر دیے جیسے جلائے

کراسکی جان کے لئے پڑ گئے۔ لیکن باوجود اسکے باطل حرکت مذہبی سے باز نہیں آتا اور نئی نئی چالیں اٹھانے کو پہچاننے کے لئے جس رابطہ سے خدا کا شکر ہے کہ خدا کے مقدس مقرر علی صیح رضائے اپنے صوف کمر میں ہر مرض کا علاج کافی رکھ دیا ہے اور قیامت تک وسوس خناس کا سد باب کر دیا ہے۔ لیکن باطل نے یہ دیکھ کر کہ حضرت اقدس کی

اولاد کے بارے میں حضرت اقدس نے سنائے ان کو مستحق الدرجات تھے۔ یا نہیں	کہ بعد میں پیدا ہونے والے بعض و سادس نے آپ کے دل میں کیا کیفیت پیدا کی اور مستفسرہ میں	کی پاک کتب سے مطلب براری نہیں ہو سکتی بلکہ شہادت طلب کی ہے بعض باتوں کیلئے احمدی احباب سے شہادت طلب کی ہے جبکہ دلائل شکوک جواب انشاء اللہ قائل اسے بچا جائیگا۔ لیکن خیال کیا کہ میں بھی چند امور کیلئے مخالفین اور موافقین سے شہادت طلب کروں مشیر اسکے کہ میں وہ امور بیان کروں اتنا عرض کر دینا غرض کر دینا کر دینا غرض سمجھتا ہوں کہ اس بحث میں تین قسم کے احباب شامل ہیں۔
(۷) حضرت اقدس کے دعویٰ پر ایمان لانا ہر مسلمان کیلئے ضروری سمجھتے تھے یا نہیں؟	(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت تک آپ خلافت سلسلہ کے قائل تھے یا نہیں؟ اپنے طرز عمل کو بھی جو اس وقت آپ سے ظہور میں آیا۔ مد نظر رکھتے تھے۔	(۱) اہلیت نبوی جتنا تقدس و نظیر خدا نے پاک کی متواتر وحی سے ثابت ہے۔ ایسا ہی اہلیت حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی جو بوجہ قربانیا جو اہلیت نبوی کا جزو لا ینفک ہیں اور انکی نظمیں بھی مسلم ہے
(۸) قادیان کی ہجرت کو باعث خوشنودی خدا اور حضرت اقدس کی رضامندی کا موجب سمجھتے تھے یا نہیں؟	(۲) قادیان کو مرکزِ احادیث مانتے تھے یا نہیں؟	(۲) علمائے ربانی جنہوں نے بفضلہ قائل آغازِ احادیث سے اس پاک سلسلہ کی پوری پوری خدمت کی اور اپنے علم و تقوا کے کمال سے احادیث کی بھاری روکڑا اپنے علمائے مخالفین کو دم بخود کیا۔
(۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم کے مطابق خلافت راشدہ یحییٰ کو مطابق آیت استخلاف سمجھتے تھے۔ یا نہیں؟	(۳) حضرت اقدس کے قائم کردہ سلسلوں کو بھاری رکھنا اور دینا چندہ دینا خدا کی خوشنودی کا باعث سمجھتے تھے۔ یا نہیں؟	(۳) انگریزی دان اور دنیا پرست جو علوم حقہ دینیہ اور انفاق کی ثمت سے محروم تھے۔ مگر اپنی شخصیت اور وجاہت کے پیشہ ستنی رہے ہیں۔
(۱۰) گورنمنٹ کی اطاعت جزو ایمان۔ اور گورنمنٹ کے خلاف خفیہ اور علانیہ سبب شتم کی سوسائٹیوں سر قلم تعلق کو لازمہ دین سمجھتے تھے یا نہیں۔	(۴) مقبرہ ہشتی جو خود حضرت اقدس نے تجویز فرمایا رکھنا اسکے غیر کا کوئی خود تجویز کردہ اس میں دفن ہوتے اور اسکے لئے زندگی میں وصیت کرنے کو حسب فرمان مسیح موعود علیہ السلام ضروری سمجھتے تھے یا نہیں؟	ہیں میں ان تینوں اقسام کے احباب سے سند جو ذیل امور کے متعلق شہادت طلب کرتا ہوں کہ آپ کا عقیدہ حضرت اقدس کے وصال تک اس بارہ میں کیا تھا؟ اس بات کو نظر انداز
(۱۱) گورنمنٹ کی اطاعت جزو ایمان۔ اور گورنمنٹ کے خلاف خفیہ اور علانیہ سبب شتم کی سوسائٹیوں سر قلم تعلق کو لازمہ دین سمجھتے تھے یا نہیں۔	(۵) منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے ناز پڑتے تھے حضرت اقدس کی ناراضگی کا سبب سمجھتے تھے یا نہیں۔	
(۱۲) گورنمنٹ کی اطاعت جزو ایمان۔ اور گورنمنٹ کے خلاف خفیہ اور علانیہ سبب شتم کی سوسائٹیوں سر قلم تعلق کو لازمہ دین سمجھتے تھے یا نہیں۔	(۶) حضرت ام المومنین کی عورت اولاد حضرت اقدس کی محبت چھڑت کی خوشنودی کا ذریعہ سمجھتے تھے یا نہیں۔ اور ان عورتوں کی قبولیت پر ایمان رکھتے تھے یا نہیں۔ جو حضرت ممدوح نے متواتر درجہ سے اولاد کے بارہ میں کہیں۔ نیز جو الہامات مبشر ہیں	

Digitized by Khilafat Library

ایک نعمت

وق۔ سوزشِ حلق۔ دمر کے مریضوں کیلئے ایک بڑی نعمت

کاسٹک گولیاں درحقیقت مذکورہ بالا امراض کا فوراً خاتمہ کر دیتی ہیں اور پھیپھڑوں کے امراض کا مجرب علاج ہیں۔ حلق کی
غغراہٹ آواز کے بھدے پن اور دوسری تمام شکایات کیلئے جو موسم کی تبدیلی یا سردی کے ہو جانے سے پیدا ہو جاتی ہیں ان
گولیوں کے استعمال سے دور ہوتی ہیں۔ گولیوں کیلئے بڑے بڑے میں اپنی آواز برقرار رکھنے کیلئے بہت ضروری ہیں

قیمت فی ڈبہ ۱۰ گولیاں ایک روپیہ۔ (عمر)

وید شاستری سنی شکر گوند جی آسٹک نگہ فارسی حیا مگر کاٹھیا دار

قیمت تمام شده بهای تمام شده

1

قیمت تمام شده بهای تمام شده

100

ڈاکٹر الیس کے یومین ۶۵ء - تاریخیت اسٹریٹ کلکتہ